75568 ـ وقف بکس ضائع ہونے کی صورت میں ضامن ہونے کا حکم

سوال

وقف کے مال میں تصرف کرنا جس کے نتیجہ میں بغیر قصد اور ارادہ مال ضائع ہو جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟ جامع مسجد میں وقف کے لیے چندہ جمع کرنے کا بکس رکھا گیا جو شخص بھی اسے چندہ جمع کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہے تو وہ استعمال کے بعد مسجد میں واپس رکھ دے، میں نے وہ بکس لیا اور جس مقصد کے لیے وقف کیا گیا تھا اس کے لیے استعمال کیا، لیکن وہ بکس مجھ سے ضائع ہو گیا مجھے مل نہیں سکا، اب میرے ذمہ کیا لازم آتا ہے، کیا مجھے اس بکس کا نقصان پورا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ سے یہ بکس کی حفاظت میں بغیر کسی کمی و کوتاہی سے ضائع ہوا ہے تو پھر آپ اس کے ضامن نہیں، لیکن اگر آپ نے اس کی حفاظت کرنے میں کمی اور کوتاہی کی ہے تو آپ اس کے ضامن ہیں اور بکس اور اس میں جو رقم تھی اس کا نقصان پورا کرنا ہوگا، اگر اس میں رقم ہو، کیونکہ آپ اس بکس کے امین تھے، اور امین اس وقت ضامن ہوتا ہے جب وہ اس میں کسی قسم کی کوئی زیادتی کا مرتکب ہو، یا اس میں کوئی کمی و کوتاہی کی ہو.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" مشہور یہ ہے کہ ہاتھ کی تقسیم دو طرح کی ہے: ایك امانت والا ہاتھ اور دوسرا ضامن ہونا.

امانت یہ ہے کہ: نیابتا کسی کی کوئی چیز یا مال اپنے پاس رکھنا، نہ کہ بطور ملکیت، مثلا امانت رکھنا، یا عاریتا رکھنا، یا اجرت پر لینا، اور شریك، مضاربت کے طریقہ سے تجارت کرنے والا، اور وقف کا نگران، اور جسے کوئی وصیت کی گئی ہو.

اور ضامن یہ ہے کہ: بطور ملکیت یا مال اپنے پاس جمع کرنا، یا جمع کرنے والے کی مصلحت کے لیے، مثلا خریدار، اور خریداری کی قیمت اپنے قبضہ میں کرنے والا، اور جس کے پاس رہن رکھا گیا ہو، اور غاصب، اور مالك، اور قرض لینےوالا.

اور امانت کا حکم یہ ہے کہ: جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو وہ اس میں کمی و کوتاہی اور زیادتی کرنے کی

صورت میں ضامن ہوگا.

اور ضامن کا حکم یہ ہے کہ: مال جس کے پاس مال بطور ملکیت، یا اس نے اپنی مصلحت کے پیش نظر مال رکھا ہو تو وہ ہر حال میں اس کا ضامن ہوگا، حتی کہ اگر وہ کسی آسمانی آفت کی بنا پر بھی ضائع ہو جائے تو بھی ضامن ہوگا، یا وہ اس کے مالک کو واپس کرنے سے عاجز ہو تو بھی ضامن ہوگا، جیسا کہ تلف ہونے اور تلف کرنے کی صورت میں ضامن ہوتا ہے.

تو اس طرح مالك اپنی ملکیت میں جو کچھ بھی ہوگا اس کا ضامن ہے، اور وہ اس کے ہاتھ کے نیچے ہے، اور جب وہ کسی دوسرے کے ہاتھ چلی جائے تجارت کے ساتھ، یا اس کی اجازت سے، مثلا خریداری کی قیمت اپنے قبضہ میں لینے والا، یا مالك کی اجازت کے بغیر مثلا غصب کردہ چیز، تو اس کا ضامن وہی ہے جس کے پاس ہوگی، اور اگر یہ کسی معاہدہ، یا بطور امانت، یا عاریتا، کسی اور کے ہاتھ چلی جائے تو اس کا ضامن بھی مالك ہو گا " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (28 / 258 - 259).

اس بنا پر جب آپ نے یہ بکس اسی مقصد کے لیے استعمال کیا جس مقصد کے لیے یہ وقف کیا گیا تھا، اور آپ نے اس کی حفاظت کرنے میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی نہیں کی اور اس کا خیال رکھا تو پھر آپ اس کے صامن نہیں ہونگے، اور اگر آپ ایسا کریں کہ اس بکس کے بدلے میں اور بکس لا کر رکھ دیں، یا اس سے بھی اچھا اور بہتر بکس لائیں تو یہ بہت بہتر اور اچھا ہے، اور آپ کو اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور اس میں آپ شکوك و شبہات اور اپنے خلاف قیل و قال سے بھی بچ جائینگی.

کیونکہ یہ بکس چندہ جمع کرنے کے لیے ہے، اور اس کے لیے آپ کی کوئی زیادہ رقم بھی خرچ نہیں ہوگی، اور آپ کو ثواب بھی حاصل ہوتا رہے گا، اس لیے آپ کوئی اور بکس لا کر رکھ دیں، لیکن یہ لازم نہیں.

واللہ اعلم .